قرآن کریم کی مستند عربی تفسیر پہلی مرتبہ اُردو میں

تفسیرِ بغوی اُردو

المعروف مَعَالِمُ التَّنْزِيل

ازامام الکبیر ابو محمد حسین بن مسعود الفرأ بغوی شافعی رحمہ اللہ متوفی ۵۱۶ھ

جلد سوم ... سورۃ یونس تا سورۃ کہف

بشمول قرآنی فضائل وخواص

ازابو محمد عبداللہ یافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۸ھ)

وحضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ

(تلمیذ رشید حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ)

تعارف تفسیر

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

خصوصیات

- قرآنی متن ترجمہ اور تفسیر جلی حروف میں
- ترجمہ از حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ
- فقہی احکام اور مسائل کا التزام
- مفسرین کے متعدد اقوال ایک ہی جگہ پر
- تفسیر کے علاوہ قرآنی الفاظ کی علیحدہ تشریح وتفسیر
- قرآنی واقعات کی متعدد روایات یکجا
- صرفی نحوی لغوی تحقیق کے ساتھ مستند تحقیقی تفسیر
- تفسیر کے مطابق قرآنی متن وترجمہ اپنی جگہ پر

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
0322-6180738, 061-4519240

قرآن کریم کی مستند عربی تفسیر پہلی مرتبہ اُردو میں

تفسیرِ بغوی اُردو

المعروف مَعَالِمُ التَّنْزِيل

از امام الکبیر محی السنۃ ابو محمد حسین بن مسعود الفراء بغوی شافعی رحمہ اللہ متوفی ۵۱۶ھ

جلد سوم ... سورۃ یونس تا سورۃ کہف

خصوصیات

- قرآنی متن ترجمہ اور تفسیر جلی حروف میں
- آسان ترجمہ از حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ
- فقہی احکام اور مسائل کا التزام
- مفسرین کے متعدد اقوال ایک ہی جگہ پر
- عام تفسیر کے علاوہ قرآنی الفاظ کی علیحدہ تشریح و تفسیر
- قرآنی واقعات کی متعدد روایات یکجا
- صرفی نحوی لغوی تحقیق کے ساتھ مستند تحقیقی تفسیر
- تفسیر کے مطابق قرآنی متن و ترجمہ اپنی جگہ پر
- منتخب قرآنی آیات کے فضائل و خواص

بشمول قرآنی فضائل و خواص

از امام ابو محمد عبداللہ یافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۸ھ)

وحضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ

(تلمیذ رشید حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ)

تعارف تفسیر

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

کے قلم سے

ترجمہ از

اشرفیہ مجلس علم و تحقیق

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

(0322-6180738, 061-4519240

تفسیر بغوی اُردو

تاریخ اشاعت............. شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ
ناشر.......................... ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
طباعت..................... سلامت اقبال پریس ملتان

انتباہ

قانونی مشیر
محمد اکبر ساجد
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ملتان)

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ.... چوک فوارہ.... ملتان
مکتبہ سید احمد شہید......اردو بازار......لاہور — دارالاشاعت........اُردو بازار...........کراچی
مکتبہ علمیہ..............اکوڑہ خٹک.......پشاور — مکتبہ رشیدیہ.......سرکی روڈ......کوئٹہ
اسلامی کتاب گھر.....خیابان سرسید.....راولپنڈی — مکتبہ دارالاخلاص....قصہ خوانی بازار......پشاور

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K — 119-121- HALLIWELL ROAD
(ISLAMIC BOOKS CENTERE — BOLTON BL1 3NE. (U.K.)

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ❶

ترجمہ وہ پاک ذات ہے جو اپنے بندہ (محمدؐ کو شب کے وقت) مسجد حرام (یعنی مسجد کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں کر رکھی ہیں لے گیا تا کہ ہم ان کو اپنے کچھ عجائبات قدرت دکھلائیں بیشک اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے بڑے دیکھنے والے ہیں

تفسیر ❶ "سبحن الذی أسریٰ بعبدہ لیلاً" اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے ہر اس برے وصف سے جس کی برأت کی جائے بطور مبالغہ کے۔ اس صورت میں سبحان بمعنی تعجب کے ہوگا۔ "اسریٰ بعبدہ" اس کو سیر کرائی۔ اسی سے بولا جاتا ہے "سرّی بہ" عبد سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ "من المسجد الحرام" اس سیر کی ابتداء مکہ سے ہوئی۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انس نے مالک بن صعصعہ سے روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں مسجد حرام میں حجر اسود کے قریب نیند اور بیداری کی حالت کے درمیان میں تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام براق لے کر آئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج والی حدیث بیان کی۔

اور بعض حضرات کا قول ہے کہ اُم ہانی بنت ابی طالب کے گھر سے معراج ہوئی۔ اس صورت میں "من المسجد الحرام" سے مراد حرم ہوگا۔ مقاتل کا بیان ہے کہ معراج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سال ہجرت سے پہلے ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ رجب میں ہوئی اور بعض نے کہا کہ رمضان میں ہوئی۔ "الی المسجد الاقصیٰ" اس سے مراد بیت المقدس ہے اور اس کو مسجد اقصیٰ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ یہاں تمام مساجد سے دور ہے جن کی زیارت کی جاتی ہے اور بعض نے کہا کہ اقصیٰ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ مسجد الحرام سے دور ہے۔ "الذی بارکنا حولہ" نہروں، درختوں اور پھلوں کے ساتھ برکت دی اور مجاہد کا قول ہے اس کو مبارک اس لیے کہتے ہیں کہ یہ انبیاء کے ٹھہرنے کی جگہ ہے اور فرشتوں کے اُترنے کی جگہ ہے اور اس میں ایک چٹان ہے اور اسی کے گرد قیامت کے دن لوگوں کو جمع کیا جاتا۔ "لنریہ من آیاتنا" اس کی عجیب قدرتوں کو دیکھے۔ وہاں انبیاء کرام علیہم السلام اور ہماری بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھے۔ "انہ ھو السمیع البصیر" سمیع کو اس لیے ذکر کیا کہ وہ ہماری دُعاؤں کو خوب سننے والا ہے اور ان کو قبول کرنے والا ہے اور بصیر کو اس وجہ سے ذکر کیا کیونکہ وہ رات کے اندھیرے میں موذی اشیاء سے بچانے والا ہے۔

واقعہ اسراء

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نہیں کہتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جسد کے ساتھ معراج کرائی گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو روح کے ساتھ سیر کرائی اور اکثر مفسرین کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج

کرائی گئی جسم کے ساتھ حالت بیداری میں۔ اس کے متعلق بہت ساری احادیث متواتر دلالت کرتی ہیں۔ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ طویل سند کے ذکر کرنے کے بعد ایک روایت لائے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھ تک بعض احادیث پہنچی ہیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میں مکہ میں تھا تو میرے گھر کی چھت کھولی گئی، پھر جبرئیل علیہ السلام آئے، پھر انہوں نے میرے سینے کو چیرا، پھر اس کو زمزم کے پانی کے ساتھ دھویا، پھر ایک سونے کا طشت لایا گیا، جو حکمت وایمان سے بھرا ہوا تھا اس کے لیے میرے سینے کو فارغ کر دیا گیا، پھر واپس میرے دل کو اپنی جگہ رکھ دیا گیا۔

مالک بن صعصعہ کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ اسریٰ کے متعلق بیان کیا اور فرمایا کہ میں حطیم کے درمیان میں تھا اور کہا کہ میں حجر اسود کے درمیان نیند اور بیداری کی حالت میں تھا اور بعض نے ذکر کیا کہ دو آدمیوں کے درمیان تھے تو ایک سونے کا طشت تھا اس میں ایمان اور حکمت بھری ہوئی تھی۔ انہوں نے میرے سینے کو پیٹ تک چاک کیا اور اس سے دل کو نکالا، پھر اس کو دھویا، پھر اس کو حکمت سے بھر دیا اور بعض نے کہا کہ میرے دل کو گرہ لگائی پھر اس کو لوٹایا گیا۔

واقعہ معراج میں امامت انبیاء علیہم السلام کا واقعہ

سعید و ہشام کا قول ہے پھر بطن کو پانی کے ساتھ دھویا، پھر سینے کو ایمان اور حکمت سے بھر دیا۔ پھر براق لائی گئی، وہ سفید جانور تھا، گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ اس کا ایک قدم نظر جہاں پڑتی تھی وہاں جا کر رُکتا تھا۔ میں اس پر سوار ہوا، میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ آیا یہاں تک کہ بیت المقدس پہنچ گیا اور میں نے حلقے کے ساتھ سواری کو باندھا جیسے انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی سواریاں باندھتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم پھر مسجد میں داخل ہوئے اور اس میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر وہاں سے نکلے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس دو برتن لے آئے، ان میں ایک برتن کے اندر شراب تھی اور دوسرے برتن میں دودھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کے برتن کو اختیار کیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ نے فطرت کو اختیار کیا۔

آسمان دنیا پر آدم علیہ السلام کی ملاقات

پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام وہاں سے چلے یہاں تک کہ آسمان دُنیا پر پہنچ گئے، آسمان کا دروازہ کھلوایا گیا۔ کہا گیا آپ کون ہیں؟ فرمایا جبرئیل! (علیہ السلام)۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ کہا گیا کہ آپ کو ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ فرمایا جی ہاں۔ پھر کہا گیا خوش آمدید ہو آپ پر اور جو آپ کے ساتھ آئے ہیں پھر دروازہ کھولا گیا۔ دیکھا تو حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ مجھے کہا گیا کہ یہ آپ کے آدم باپ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر سلام بھیجا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا خوش آمدید ہو نبی صالح اور ابن صالح پر۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جب ہم آسمان دُنیا پر تشریف لے گئے تو ناگہاں ایک شخص کو دیکھا جس کے دائیں

بائیں ذریت تھی۔ جب وہ شخص دائیں طرف دیکھتے تو وہ خوشی سے مسکراتے اور جب بائیں طرف دیکھتے تو وہ رو پڑتے۔ فرمایا خوش خبری ہو نبی صالح اور ابن صالح کو۔ میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا یہ آپ کے والد آدم علیہ السلام ہیں اور جوان کے دائیں بائیں دیکھ رہے ہو یہ ان کی ذریت ہے۔ ان کے دائیں جانب والے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے دوزخی ہیں۔ جب وہ جنتیوں کو دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب ناروالوں کو دیکھتے ہیں تو غمگین ہوتے ہیں۔

دوسرے آسمان پر یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام سے ملاقات

پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام دوسرے آسمان کی طرف چڑھے۔ دوسرے آسمان کے دروازے کو کھلوایا گیا، کہا گیا، آپ کون ہیں؟ فرمایا جبرئیل، آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، کہا گیا کہ کیا ان کی طرف آپ کو بھیجا گیا تھا؟ فرمایا جی ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید ہو، کیا خوب ہے آنے والا پھر دروازہ کھولا گیا۔ جب دوسرے آسمان پر پہنچے تو اس میں حضرت یحییٰ بن زکریا اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام تھے، دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔ فرمایا یہ یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام ہیں۔ ان کو سلام کیا، دونوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر ان دونوں پیغمبروں نے کہا خوش آمدید ہو، نیک بھائی اور نیک نبی پر۔

تیسرے آسمان پر یوسف علیہ السلام کی ملاقات

پھر وہاں سے تیسرے آسمان کی طرف چڑھے، اس کو کھلوایا گیا، کہا گیا آپ کون ہیں؟ فرمایا جبرئیل، پھر کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، کہا گیا آپ کو ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ فرمایا جی ہاں۔ پھر کہا گیا آپ پر خوش آمدید اور آنے والے پر بھی۔ آسمان کا دروازہ کھولا گیا، اوپر دیکھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ ان کو حسن کا ایک حصہ عطا کیا گیا تھا۔ فرمایا یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، ان پر سلام بھیجا گیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا، خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی پر۔

چوتھے آسمان پر ادریس علیہ السلام سے ملاقات

پھر وہ میرے ساتھ چوتھے آسمان کی طرف چڑھے، اس کا دروازہ کھلوایا گیا، پوچھا گیا آپ کون ہیں؟ جواب دیا جبرئیل ہوں۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا ان کی طرف آپ کو بھیجا گیا، جواب دیا جی ہاں۔ کہا گیا ان کا آنا بہت اچھا آنا ہے، دروازہ کھولا گیا، جب اوپر پہنچے تو دیکھا حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ فرمایا یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں ان پر سلام بھیجا تو انہوں نے بھی سلام کا جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید ہو صالح بھائی اور نبی صالح پر۔

پانچویں آسمان پر ہارون علیہ السلام کی ملاقات

پھر وہ پانچویں آسمان کی طرف چڑھے، پھر اس کو کھلوایا گیا، پھر پوچھا گیا آپ کون ہیں؟ فرمایا جبرئیل علیہ السلام، پھر پوچھا

بیان کرے۔اس کی جڑ میں چار نہریں تھیں دو باطن تھیں اور دو ظاہر تھیں۔ میں نے کہا اے جبرئیل! (علیہ السلام) یہ کیا ہے جو باطن نہریں ہیں وہ دو جنتی ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں، پھر میری طرف وحی کی گئی جو وحی اللہ نے بھیجنی تھی۔

پچاس نمازوں کا حکم تخفیف کرتے کرتے پانچ نمازوں کا حکم باقی رہا

پھر اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں دن ورات میں فرض کیں۔ پھر میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کے رب نے آپ کی اُمت پر کیا فرض کیا، میں نے کہا پچاس نمازیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے رب سے سوال کیجئے کہ وہ اس میں تخفیف کرے، آپ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھتی کیونکہ بنی اسرائیل کو آزمایا گیا اور اس کی خبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں پھر اللہ رب العزت کی طرف لوٹا اور کہا کہ اے میرے رب! اس میں تخفیف کیجئے۔اللہ رب العزت نے ان سے پانچ نمازیں کم کردیں۔ پھر واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹے اور کہا کہ پانچ نمازیں کم کی گئیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ کی اُمت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی، واپس اللہ تعالیٰ کے پاس جاؤ اور مزید تخفیف کی درخواست کرو، فرمایا کہ میں لگاتار اللہ رب العزت اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان چلتا رہا۔ یہاں تک کہ اللہ رب العزت نے فرمایا کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر پانچ نمازیں فرض کردی گئیں دن ورات اور ہر نماز کا اجر وثواب دس نمازوں کے اجر وثواب کے برابر ہے۔

گویا پانچ نمازیں ادا کریں گے تو پچاس نمازوں کا ثواب ملے گا۔اب اس میں کوئی ردّوبدل نہیں ہوگا۔لہٰذا جو شخص ایک نیکی کا ارادہ کرے گا لیکن اس کو عمل میں نہیں لائے گا تو اس کو ایک نیکی کا ثواب لکھ دیا جائے گا اور اگر اس نیکی کو کرے گا تو اس کے بدلے میں دس نیکیوں کا ثواب لکھ دیا جائے گا اور اگر کسی برائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہیں کیا تو اس کے بدلے میں کچھ بھی نہیں لکھا جائے گا اور اگر اس برائی پر عمل کیا تو ایک ہی لکھ دی جائے گی۔فرمایا کہ میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خبر دی کہ (پانچ نمازوں کا حکم ہوا ہے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ پھر جائیں اپنے رب سے اس کے بارے میں تخفیف فرمائیں تو میں نے کہا کہ مجھے اب اپنے رب سے سوال کرتے ہوئے حیا آتی ہے۔لیکن میں اب اسی پر راضی ہوں اور اسی کو تسلیم کرتا ہوں۔ جب میں وہاں سے آ گیا تو آواز دینے والے نے کہا کہ ہم نے اپنا فریضہ پورا کرلیا اور اپنے بندوں پر اس کی تخفیف کی۔ پھر مجھے جنت کی سیر کرائی۔اس کے پیالے موتی کے اور جنت کی مٹی مشک جیسی ہے۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ مجھے ابن حزم نے خبر دی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو وجانہ انصاری رضی اللہ عنہ دونوں فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر میں ان کی طرف (آسمان) پر چڑھا۔ یہاں تک کہ مجھے قلمیں چلنے کی آواز آئی۔ابن حزم اور انس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت نے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ معمر نے قتادہ سے روایت کیا، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میرے پاس براق لائی گئی جس کی لگام اور زین بھی تھی، اس پر مجھے سوار کیا گیا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا سوار ہو جایئے کیونکہ لوگوں میں سے کوئی بھی ایک اس پر سوار نہیں ہوتا مگر جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عزت واکرام والا ہوا اور اس سواری سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔ ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ہم بیت المقدس پہنچے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنی انگلی سے کہا، اس نے پتھر میں سوراخ کر دیا اور اس پر براق کو باندھ دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معراج کے دن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا ان کی صفات یہ بیان کیں کہ وہ ایک شریف الطبع مرد معلوم ہوتے تھے لیکن ان کے چہرے میں اضطراب معلوم ہوتا تھا۔

اور ان کا سر مبارک ایسا تھا جیسے قبیلہ شنوء کا آدمی ہو۔ فرمایا میں نے اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی۔ ان کی یہ صفات بیان کیں اور فرمایا ان کا چہرہ سرخ تھا ایسے جیسے کہ انار نچوڑا ہوا اور میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور میں ان کے مشابہ اولاد میں سے ہوں۔ فرمایا کہ میرے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی۔ مجھے کہا گیا ان دونوں میں سے جو چاہو لے لو، تو میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا اور اس کو پی لیا۔ پھر مجھے کہا گیا کہ آپ نے اپنی فطرت کو لیا ہے، اگر آپ شراب کو اختیار کرتے تو آپ کی اُمت گمراہی میں مبتلا ہو جاتی۔

حضرت عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کرتے ہیں اس فرمان کے بارے میں "**وما جعلنا الرؤيا التي اريناك الا فتنة للناس**" فرمایا یہ وہ خواب ہے جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی مسجد حرام سے بیت المقدس تک اور فرمایا کہ شجرۃ ملعونۃ سے مراد قرآن میں شجرۃ زقوم ہے۔ اسی طرح امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ دوسری روایت لائے ہیں۔

شریک بن عبداللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، فرماتے ہیں کہ جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج کرائی گئی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں موجود تھے، ان کے پاس تین شخص آئے آپ کے پاس وحی آنے سے پہلے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں سو رہے تھے، ان میں سے ایک شخص نے کہا، کہ وہ کیسا ہے، ان تین افراد میں سے درمیان والے نے کہا کہ وہ سب سے بہتر ہیں اور پھر تیسرے شخص نے کہا اس خیر کو لے لو، اس رات انہوں نے کچھ نہ دیکھا یہاں تک کہ دوسری رات آ گئی جس رات انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو دیکھا یا انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کو دیکھا کہ وہ سو رہی ہیں نہ کہ ان کا دل۔ اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی آنکھیں تو سوتی ہیں لیکن ان کے دل نہیں سوتے۔ پھر انہوں نے آپس میں کوئی کلام نہیں کیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے زمزم کے کنویں کے پاس بٹھا دیا۔ جبرئیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ، ہنسلی کے گڑھے سے ناف تک چاک کیا اور اندرون صدر کو زمزم کے پانی سے دھویا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے معراج کی پوری حدیث بیان کی جس میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آسمان دُنیا میں

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میرے پاس براق لائی گئی جس کی لگام اور زین بھی تھی، اس پر مجھے سوار کیا گیا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا سوار ہو جایئے کیونکہ لوگوں میں سے کوئی بھی ایک اس پر سوار نہیں ہوتا مگر جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عزت واکرام والا ہو اور اس سواری سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔ ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ہم بیت المقدس پہنچے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنی انگلی سے کہا، اس نے پتھر میں سوراخ کر دیا اور اس پر براق کو باندھ دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معراج کے دن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا ان کی صفات یہ بیان کیں کہ وہ ایک شریف الطبع مرد معلوم ہوتے تھے لیکن ان کے چہرے میں اضطراب معلوم ہوتا تھا۔

اور ان کا سر مبارک ایسا تھا جیسے قبیلہ شنوء کا آدمی ہو۔ فرمایا میں نے اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی۔ ان کی یہ صفات بیان کیں اور فرمایا ان کا چہرہ سرخ تھا ایسے جیسے کہ انار نچوڑا ہوا اور میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور میں ان کے مشابہ اولاد میں سے ہوں۔ فرمایا کہ میرے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی۔ مجھے کہا گیا ان دونوں میں سے جو چاہو لے لو، تو میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا اور اس کو پی لیا۔ پھر مجھے کہا گیا کہ آپ نے اپنی فطرت کو لیا ہے، اگر آپ شراب کو اختیار کرتے تو آپ کی اُمت گمراہی میں مبتلا ہو جاتی۔

حضرت عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کرتے ہیں اس فرمان کے بارے میں "**وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للنّاس**" فرمایا یہ وہ خواب ہے جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی مسجد حرام سے بیت المقدس تک اور فرمایا کہ شجرۃ ملعونۃ سے مراد قرآن میں شجرۃ زقوم ہے۔ اسی طرح امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ دوسری روایت لائے ہیں۔

شریک بن عبداللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، فرماتے ہیں کہ جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج کرائی گئی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں موجود تھے، ان کے پاس تین شخص آئے آپ کے پاس وحی آنے سے پہلے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں سو رہے تھے، ان میں سے ایک شخص نے کہا، کہ وہ کیسا ہے، ان تین افراد میں سے درمیان والے نے کہا کہ وہ سب سے بہتر ہیں اور پھر تیسرے شخص نے کہا اس خیر کو لے لو، اس رات انہوں نے کچھ نہ دیکھا یہاں تک کہ دوسری رات آ گئی جس رات انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو دیکھا یا انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کو دیکھا کہ وہ سو رہی ہیں نہ کہ ان کا دل۔ اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی آنکھیں تو سوتی ہیں لیکن ان کے دل نہیں سوتے۔ پھر انہوں نے آپس میں کوئی کلام نہیں کیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے زمزم کے کنویں کے پاس بٹھا دیا۔ جبرئیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ، ہنسلی کے گڑھے سے ناف تک چاک کیا اور اندرون صدر کو زمزم کے پانی سے دھویا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے معراج کی پوری حدیث بیان کی جس میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آسمان دُنیا میں

پہنچے تو وہاں سے دو دریا نکلتے دیکھے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ نیل و فرات ہیں، دونوں کا سرچشمہ یہاں ہے۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان میں لے چلے وہاں ایک اور دریا دیکھا جس پر موتی اور زبرجد کا محل بنا ہوا تھا۔ دریا میں ہاتھ مارا تو وہ یکدم خالص مشک بن گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا جبرئیل علیہ السلام یہ کیا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے آپ کے لیے رکھ چھوڑا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا پھر آپ کو ساتویں آسمان تک لیجایا گیا جس کا علم سوائے اللہ کے اور کسی کو نہیں۔

یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے اور اللہ جبار رب العزت کا قرب ہو گیا۔ اللہ رب العزت کچھ نیچے آئے یہاں تک کہ دو کمانوں کے فاصلے کے بقدر یا اس سے بھی زیادہ قریب ہو گیا اور ہر رات دن میں پانچ نمازوں کا حکم بذریعہ وحی دیا۔ اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام بار بار لوٹا کر آپ کو رب العزت کے پاس بھیجتے رہے۔ یہاں تک کہ پانچ نمازیں رہ گئیں لیکن موسیٰ علیہ السلام نے پھر بھی روک کر کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل پر اس سے کم کا بہت تجربہ کیا ہے لیکن وہ اس سے بھی عاجز رہے اور ادائیگی کو چھوڑ بیٹھے اور آپ کی اُمت بنی اسرائیل کے مقابلے میں جسم و دل اور گوش و چشم کے اعتبار سے بہت کمزور ہے، آپ اپنے رب کے پاس لوٹ کر جائیے اور تخفیف کی درخواست کیجئے تا کہ وہ تخفیف کر دے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جتنی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درخواست تخفیف کی تلقین کی تھی ہر بار آپ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف مشورہ طلب نظر سے دیکھتے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کو نامناسب نہیں خیال کرتے تھے۔ آخر پانچویں مرتبہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تخفیف کی دُعا کی اور عرض کیا اے رب! میری اُمت کے بدن بھی کمزور ہیں اور دل بھی اور گوش بھی تو ہمارے لیے اپنے حکم میں تخفیف فرما دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے عرض کیا میں حاضر ہوں اور سعادت اندوز ہوں، اللہ نے فرمایا میرے ہاں حکم نہیں بدلا جاتا جیسے میں نے لوح محفوظ میں فرض کر دیا ہے، ہر نیکی کا ثواب دس گنا مقرر ہے، پس لوح محفوظ میں یہ پچاس نمازیں ہیں مگر تمہارے لیے پانچ ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ پھر اپنے رب کے پاس لوٹ جائیں اور تخفیف کی درخواست کریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بار بار اتنی مرتبہ آمد و رفت کی کہ اب مجھے رب سے تخفیف کا سوال کرتے شرم آتی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد آپ جب بیدار ہوئے تو مسجد حرام میں ہی تھے۔

اس حدیث کو اختصار کے ساتھ انہوں نے ہارون بن سعید ایلی سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے وہب سے اور انہوں نے سلیمان بن بلال سے نقل کیا ہے کہ ہمارے شیخ امام نے بیان کیا ہے کہ بعض علماء حدیث کا قول ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سوائے حدیث مذکور کے اور کوئی ایسی حدیث نہیں جس سے منامی معراج کا ثبوت ملتا ہو۔ صرف یہی ایک حدیث ہے، جس سے خواب کے اندر معراج ہونے کا ثبوت ملتا ہے لیکن اس روایت کا مدار شریک بن عبداللہ پر ہے اور شریک منکر الحدیث ہے اور اس میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جس معراج کا اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے وہ تو وحی آنے سے پہلے واقع ہوئی تھی اور اہل علم کے ہاں اس بات

کا اتفاق ہے کہ معراج کا وحی کے بعد ذکر آیا وہ آغاز وحی سے بارہ سال کے بعد یعنی ہجرت سے ایک سال پہلے ہوئی تھی۔
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ”دنا فتدلی“ سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ ہمارے شیخ امامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ اعتراض میرے نزدیک صحیح نہیں کیونکہ یہ خواب کا قصہ ہے کہ جس کو اللہ رب العزت نے وحی سے پہلے خواب دکھلا دیا تھا۔ اس کی تصدیق دوسری حدیث سے ہوتی ہے جس میں ارشاد فرمایا کہ میں جاگ اُٹھا دیکھا تو مسجد حرام میں ہوں۔ پھر مجھے حالت بیداری میں آسمان کی طرف لیجایا گیا ہجرت سے ایک سال پہلے مجھے معراج کرائی گئی۔
اس کو مزید محقق کرنے کے لیے ہجرت سے ایک سال پہلے اللہ نے بیداری کی حالت میں آپ کو معراج کرادی جس طرح حدیبیہ کے سال یعنی چھ ہجری میں آپ کو فتح مکہ دکھائی گئی تھی پھر ۸ ہجری میں عالم ظاہر میں مکہ کی فتح عنایت کردی گئی۔ اللہ عزوجل کا فرمان ”لقد صدق اللّٰہ رسولہ الرؤیا بالحق“
اور ایک روایت میں آتا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے واپس تشریف لائے اور مقام ذی طوی میں پہنچے تو فرمایا جبرئیل علیہ السلام میری قوم والے اس کی تصدیق نہیں کریں گے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے اور وہ بڑے سچے ہیں۔

معراج کے واقعہ کی پہلے تصدیق کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہ دونوں حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس رات کو مجھے لیجایا گیا اس کی صبح کو میں مکہ میں بیٹھا ہوا اپنے متعلق سوچ رہا تھا اور سمجھا ہوا تھا کہ میری قوم والے مجھے جھوٹا قرار دیں گے۔ ایک گوشہ میں الگ تھلگ غمگین بیٹھا ہوا تھا اتنے میں اس طرف سے ابوجہل کا گزر ہوا اور مذاق کے لہجے میں اس نے کہا کیا کوئی نئی چیز حاصل کی ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں مجھے آج رات لیجایا گیا تھا۔ ابوجہل نے کہا کہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس کو۔ ابوجہل بولا پھر صبح ہوئی تو تم ہمارے سامنے موجود تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں ابوجہل انکار نہ کرسکا اس کو اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ بات اسی پر نہ آپڑے، کہنے لگا تم نے جو بات میرے سامنے بیان کی ہے کیا اپنی قوم والوں کے سامنے بھی بیان کردو گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ ابوجہل نے کہا اے گروہ کعب بن لوی یہاں آؤ، آواز پر لوگ ٹوٹ پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوجہل کے پاس آگئے، ابوجہل بولا اب جو کچھ تم نے مجھے بیان کیا اپنی قوم سے بھی بیان کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں مجھے آج رات لیجایا گیا، لوگوں نے پوچھا کہاں، فرمایا بیت المقدس کو۔ لوگوں نے کہا پھر صبح کو تم ہمارے سامنے بھی ہو، فرمایا ہاں۔ یہ سنتے ہی کچھ لوگ مذاق میں تالیاں بجانے لگ گئے اور کچھ لوگوں نے تعجب سے اپنا سر پکڑ لیا اور کچھ لوگ جو ایمان لاچکے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کرچکے تھے وہ اسلام سے

پھر گئے اور ایک مشرک بھاگتا ہوا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور کہنے لگا اب آپ کا اپنے ساتھی کے متعلق کیا خیال ہے؟ تو وہ کہہ رہا ہے کہ رات مجھے بیت المقدس کو لیجایا گیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کیا انہوں نے ایسا کہا ہے، لوگوں نے کہا ہاں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر انہوں نے ایسا کہا ہے تو سچ کہا ہے، لوگوں نے کہا کہ کیا آپ اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ رات میں بیت المقدس کو چلے گئے اور صبح سے پہلے بھی آ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں تو ان کی اس سے بھی بڑی تصدیق کرتا ہوں کہ ان کے پاس جو صبح وشام آسمان سے خبریں آتی ہیں تو میں ان کی تصدیق کرتا ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی لیے کہا جانے لگا۔

راوی کا بیان ہے کہ ان لوگوں میں بعض لوگ ایسے بھی تھے جو بیت المقدس جا چکے تھے، انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے سامنے بیت المقدس کا بیان کر سکتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے بیت المقدس کی تفصیل بیان کرنی شروع کر دی اور برابر بیان کرتا رہا یہاں تک کہ بعض حالات کا مجھ پر اشتباہ ہو گیا تو فوراً نظروں کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے گئے اور بیت المقدس میری نظروں کے سامنے آ گیا اور عقیل کے گھر سے بھی قریب لا کر اس کو رکھ دیا گیا اور میں مسجد کو دیکھ دیکھ کر بیان کرنے لگا، وہ لوگ کہنے لگے بے شک بیت المقدس کی جو حالت تم نے بیان کی ہے وہ صحیح ہے۔ پھر بولے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے قافلے کی کچھ خبر بھی بیان کرو، ہمارے لیے وہ بہت ہی اہم ہے تم نے اس کو کہیں دیکھا تھا، فرمایا ہاں۔ فلاں قافلے کی صورت مقام روحاء میں میری نظر کے سامنے آئی تھی۔

اس کا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا، لوگ اس کی تلاش میں تھے ان کے پڑاؤ پر ایک پیالہ میں پانی رکھا تھا مجھے پیاس لگی تھی میں نے وہ پانی پی لیا اور پیالے کو اس کی جگہ پر رکھ دیا تم اس قافلے والوں سے دریافت کرنا کہ جب وہ اپنے پڑاؤ پر واپس آئے تھے تو ان کو پیالے میں پانی ملا تھا، لوگوں نے کہا یہ ایک نشانی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمادیا کہ میں فلاں قبیلہ والوں کے قافلے کے پاس سے گزرا تھا فلاں فلاں دو آدمی ایک اونٹ پر سوار تھے، یہ واقعہ مقام ذی مرکا ہے۔ مجھے دیکھ کر اونٹ ان دونوں سواروں سمیت بدکا، ان دونوں شخصوں سے دریافت کر لینا۔ لوگوں نے کہا یہ بھی ایک نشانی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا میں تنعیم جگہ پر اونٹ والوں کی طرف سے گزرا تھا، لوگوں نے کہا ان کی گنتی کیا تھی، سامان پر جو لدا ہوا تھا وہ کیا تھا؟ ان کی ہیئت کیا تھی؟ فرمایا مجھے ان باتوں کی طرف توجہ نہ تھی۔ پھر مقام حرورا میں وہ مکمل شکل کے ساتھ میرے سامنے آ کھڑے ہوئے، ان کی ہیئت ایسی ایسی تھی اور فلاں فلاں لوگ ان کے ساتھ تھے اور ایک خاکستری رنگ کا اونٹ ان کے آگے آگے تھا جس پر دو بوریاں سلی ہوئی لدی ہوئی تھیں۔ طلوع آفتاب کے وقت وہ قافلہ تمہارے سامنے آ جائے گا۔ لوگوں نے کہا یہ بھی ایک نشانی ہے۔ اس گفتگو کے بعد وہ لوگ فوراً دوڑے ہوئے گھاٹی پر پہنچے اور وہیں بیٹھ کر طلوع آفتاب کا انتظار کرنے لگے تا کہ اگر قافلہ نہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا قرار دے سکیں۔ انتظار ہی میں تھے کہ کسی نے اچانک کہا یہ آفتاب نکل آیا اور فوراً دوسرا آدمی بولا اور یہ اونٹ بھی سامنے آ گئے جن کے آگے آگے خاکستری رنگ کا اونٹ ہے اور فلاں

فلاں لوگ قافلے میں موجود ہیں یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد وہ لوگ ایمان نہیں لائے اور کہنے لگے یہ بلاشبہ کھلا ہوا جادو ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ میں حجر اسود کے پاس موجود تھا اور قریش میرے رات کے جانے کے متعلق دریافت کر رہے تھے، انہوں نے بیت المقدس کے متعلق بھی مجھ سے پوچھا تھا جو مجھے یاد نہیں تھا اس کی وجہ سے مجھے ایسی بے چینی ہوئی تھی کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی لیکن اس وقت اللہ بیت المقدس کو اُٹھا کر میرے سامنے لے آیا۔ اب جو سوال بھی مجھ سے کرتے تھے میں دیکھ کر اس کو بتا دیتا تھا، میں نے انبیاء علیہم السلام کی جماعت کے ساتھ بھی اپنے آپ کو دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں، وہ چھریرے بدن اور گھنگھریالے بالوں والے شخص تھے ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے قبیلہ شنوء کا کوئی آدمی ہو۔ ان کی مشابہت عروۃ بن مسعود ثقفی میں سب سے زیادہ ہے۔ میں نے ابراہیم علیہ السلام کو بھی کھڑے نماز پڑھتے دیکھا۔ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھنے والا تمہارا ساتھی ہے۔ پھر نماز کا وقت آ گیا تو میں نے انبیاء علیہم السلام کی امامت کی نماز سے فارغ ہوا تو کسی کہنے والے نے کہا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ مالک داروغہ دوزخ ہیں، ان کو سلام کرو، میں نے مالک کی طرف منہ موڑ کر دیکھا تو انہوں نے ہی مجھے پہلے سلام کیا۔

وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ② ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ③ وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِى الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ④

ترجمہ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (یعنی توریت) دی اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لئے (آلہ) ہدایت بنایا کہ تم میرے سوا (اپنا کوئی) کارساز مت قرار دو اے ان لوگوں کی نسل جن کو ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ سوار کیا تھا وہ نوحؑ بڑے شکرگزار بندہ تھے اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں یہ بات (بطور پیشین گوئی) بتلا دی تھی کہ تم سرزمین (شام) میں دو بار خرابی کرو گے اور بڑا زور چلانے لگو گے۔

تفسیر ② "واٰتینا موسٰی الکتاب وجعلناہ ھدًی لبنی اسرائیل أن لا" یہاں لا تھا۔ "تتخذوا من دونی وکیلاً" کسی دوسرے کو رب قرار نہ دو جس پر تم بھروسہ کرلو۔ بعض حضرات نے "یتخذوا" پڑھا ہے اور دوسرے حضرات نے تاء کے ساتھ پڑھا ہے۔ یعنی ہم نے ان سے کہا کہ کسی دوسرے کو ولی نہ بناؤ۔

③ "ذریة من حملنا" مجاہد کا قول ہے کہ یہ ندائیہ جملہ ہے۔ عبارت اس طرح ہوگی "یا ذریة من حملنا"......"مع نوح" نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں ان کو طوفان سے نجات دے دی۔ "انه کان عبدًا شکورًا" حضرت نوح علیہ السلام جب کھانا کھاتے اور پانی پیتے یا جدید کپڑا پہنتے تو الحمد للہ فرماتے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو عبد شکور فرمایا۔ بہت زیادہ شکر ادا کرنے والے۔